۳۰ صفر المظفر ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 232)

کیا درخت میں خون ہوتا ہے؟

- بچے کے پیدائشی بال نہ کٹوانا کیسا؟ 6
- میلاد کے موقع پر کیک کاٹنے کو حرام کہنا کیسا؟ 10
- مالی اور کھٹے اَنار 13
- مور کا گوشت کھانا کیسا؟ 17

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کیا درخت میں خون ہوتا ہے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۶صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا درخت میں خون ہوتا ہے؟

سُوال: اِس درخت میں کٹ (Cut) لگاتے ہیں تو سرخ رنگ کا کچھ نکلتا ہے، کیا یہ خون ہے؟ اگر یہ خون ہے تو کیا یہ بہتے خون کے حکم میں ہے اور کپڑے پر لگ جائے تو کیا وہ ناپاک ہو جائے گا؟ (ایک ویڈیو دکھائی گئی جس میں درخت کو کٹ لگانے سے سُرخ رنگ کا رَس نکل رہا تھا اور یہ سُوال کیا گیا)

جواب: بعض اوقات درخت سے طرح طرح کے رَس نکلتے ہیں۔ یہ بھی کوئی رَس اور Liquid (یعنی مائع چیز) ہی ہے۔ جیسے مچھلی میں بھی خون نہیں ہوتا، اسی طرح یہ بھی خون نہیں ہے، بلکہ خون جیسا کوئی Liquid (یعنی مائع چیز) ہے۔ چقندر بھی لال ہوتا ہے، اُس کے رَس کو خون نہیں کہا جاتا۔ میرا معمول ہے کہ دو وقت چند سبزیاں اُبال کر اِستعمال کرتا ہوں، کل چقندر اُبالنے کی وجہ سے پانی لال ہو گیا تھا تو حسن رضا اُس کو خون بول رہے تھے۔ بہر حال! ہر لال رنگ کا Liquid خون نہیں ہوتا، ورنہ تربوز کہاں جائے گا! چقندر میں تو واقعی سُرخی سی نکلتی ہے جو خون جیسی لال ہوتی ہے، اس کا لال ہونا خون نہیں ہے۔

1 ......یہ رِسالہ ۳۰ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۲ھ بمطابق 17 اکتوبر 2020 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبہ ”ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت)

2 ......معجم کبیر، باب الحاء، حسن بن حسن بن علی، ۳/ ۸۲، حدیث: ۲۷۲۹۔

انسان اپنی مایوسی کیسے دور کرے؟

سُوال: انسان کے حالات بدلتے رہتے ہیں اور وقت ایک سا نہیں رہتا جس کی وجہ سے کبھی کبھی مایوسی اس حد تک پہنچ جاتی ہے کہ انسان اللہ پاک کی رحمت سے مایوس ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

(محمد فضیل رضا عطاری۔ برمنگھم، UK)

جواب: انسان کو مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ﴾[1] (ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے)۔ شیطان کو دیکھیں کہ یہ انسان کو کتنا تنگ کرتا اور وَسْوَسے ڈالتا ہے، کوئی کتنی نمازیں پڑھ لے یا کتنے روزہ رکھ لے، یہ اس سے مایوس نہیں ہوتا، یہاں تک کہ کعبے میں جاکر بھی وَسْوَسے ڈالتا ہے، تو پھر ہم کیوں مایوس ہوں! ہمیں تو چاہیے کہ اپنا یہ ذہن بنائیں کہ ”مجھے یہ نعمت مل گئی اور میرا فلاں فلاں کام ہو گیا، اب اگر 100 میں سے دو چار کام نہیں ہوئے تو کیا ہوا! 92 یا 96 کام تو ہو گئے ہیں۔ اسی طرح اگر میں بیمار ہوں تو کیا ہوا! سانس لینے میں تو کامیاب ہو رہا ہوں، آنکھوں سے دیکھنا بھی نصیب ہو رہا ہے، بول بھی تو رہا ہوں، سونگھنے کی قوت بھی سلامت ہے، کچھ نہ کچھ کھا پی بھی رہا ہوں اور چلنے پھرنے سے بھی محروم نہیں ہوں۔ یوں اگر کچھ مشکلات ہیں بھی تو ان کے مقابلے میں آسانیاں زیادہ ہیں۔“ اگر کوئی شخص غُربت کی وجہ سے مایوس ہے تو وہ یوں سوچے کہ ”اگر کوئی مجھے 10 لاکھ روپے یا 10 لاکھ پاؤنڈ (Pound) دے اور کہے کہ اپنی ایک آنکھ ہی نکال کر دے دو، یا 25 لاکھ پاؤنڈ لے لو اور دونوں آنکھیں نکال کر دے دو تو میں نہیں دوں گا، بلکہ اگر کوئی 25 کروڑ پاؤنڈ بھی دے گا تب بھی دینے پر راضی نہیں ہوں گا، تو جب میرے پاس اَربوں کھربوں روپوں کی مالیت کی چیزیں موجود ہیں تو میں مایوس کیوں ہوں!!“ اس لئے اپنا ذہن بنائیں اور مایوسی سے بچیں۔ اگر ہم اللہ پاک کی رحمت سے ہی مایوس ہو جائیں گے تو پھر کہاں جائیں گے! ”رکھ مولاتے آس“ یعنی اللہ پاک سے اُمید رکھ! بسا اوقات دیر سویر ہو جاتی ہے، یا ہم جو مانگ رہے ہوتے ہیں وہ نہ ملنے میں ہی ہمارے لئے بھلائی ہوتی ہے۔

[1] ......پ۲۴، الزمر: ۵۳۔

چھوٹے کاموں پر بھی اِنْ شَآءَ الله کہنا چاہیے

سُوال: آپ کا اور حسن رضا (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رَضاعی پوتے) کا ایک وِیڈیو کلپ آیا تھا جس میں آپ سُرمہ لگا رہے تھے، حسن رضا نے اس میں کہا تھا کہ "بابا! سُرمے کی لکیر آنکھوں سے تھوڑی باہر آگئی ہے" جس پر آپ نے کہا کہ "صاف کرتا ہوں، اِنْ شَآءَ الله۔" حالانکہ یہ تو تھوڑی سی دیر کا کام تھا اور ایسے کاموں پر اِنْ شَآءَ الله کہنے کا عوام میں رُجحان بھی نہیں ہے، پھر بھی آپ نے اِنْ شَآءَ الله کہا، تو کیا چھوٹے سے کام پر بھی اِنْ شَآءَ الله کہنا چاہیے؟ نیز دیکھا گیا ہے کہ آپ "بِسْمِ الله" بھی کثرت سے پڑھتے ہیں اور ثواب کی کوئی چیز چھوڑتے نہیں ہیں، تو آپ کا ایسا ذہن کیسے بنا؟

جواب: الله کریم مجھے آپ کے حُسنِ ظن سے بھی اچھا کر دے کہ میں نیکیوں کا حریص بن جاؤں۔ پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو کبھی وُضو کرنا ہوتا تو پانی تک پہنچنے سے پہلے تیمم کر لیا کرتے تھے، حالانکہ پانی زیادہ دُور نہیں ہوتا تھا۔[1] ایک موقع پر آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ہماری تربیت کے لئے ارشاد فرمایا کہ "میں سانس لیتا ہوں تو مجھے اس بات کا گمان نہیں ہوتا کہ سانس باہر نکال پاؤں گا! جب نوالہ مُنہ میں رکھتا ہوں تو مجھے گمان نہیں ہوتا کہ اسے اُتار بھی پاؤں گا!"[2] حقیقت یہی ہے کہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں ہے، کوئی سانس ایسا ضرور ہوتا ہے جو جاتا ہے تو واپس نہیں آتا اور انسان کی روح نکل جاتی ہے۔ بہر حال! اگر کوئی شرعی رکاوٹ، بُرائی یا خرابی نہ ہو تو شان والے کام سے پہلے "بِسْمِ الله" پڑھنی چاہیے۔ مثلاً پیالہ رکھنا ہو یا چشمہ اُٹھانا ہو تو "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" پڑھ لیا جائے۔ الله کرے

---

1 ......ابو داؤد، کتاب الطھارۃ، باب التیمم فی الحضر، ۱/۱۵۱، حدیث: ۳۳۰ ماخوذاً۔

2 ......حضرتِ سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے، آپ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ حضرت اُسامہ بن زید بن ثابت رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نے 100 دینار کے عوض ایک مہینے کے لئے ایک باندی خریدی تو میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: کیا تم اُسامہ پر تعجب نہیں کرتے جو مہینے کا سودا کرتا ہے، یقیناً اُسامہ لمبی اُمید والا ہے، اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! جب میں اپنی آنکھیں جھپکتا ہوں تو یہ گمان کرتا ہوں کہ کہیں میری پلکیں کھلنے سے پہلے ہی الله پاک میری روح قبض نہ فرمالے اور جب اپنی پلکیں اٹھاتا ہوں تو یہ گمان ہوتا ہے کہ کہیں انہیں جھکانے سے پہلے ہی موت کا وعدہ نہ آجائے اور جب کوئی لقمہ منہ میں ڈالتا ہوں تو یہ گمان کرتا ہوں کہ موت کا اُچھو لگنے (یعنی موت آنے) سے پہلے اسے نہ نگل سکوں گا، اے لوگو! اگر تم عقل رکھتے ہو تو اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو، کیونکہ تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ (شعب الایمان، الحادی والسبعون، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/۳۵۵، حدیث: ۱۰۵۶۴)

کہ یہ ہماری عادت بن جائے، ثواب کی نیّت ہو گی تو ثواب بھی ملے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ بَرَکت ہی بَرَکت ہو گی۔ اسی طرح ”اِنْ شَآءَ اللہ“ بھی کہتے رہیں گے تو عادت پڑ جائے گی۔

ٹھیے سے دُکان اور دُکان سے فیکٹری کی تمنّا کرنا کیسا؟

سُوال: میں تقریباً چار یا پانچ سال سے ٹھیا لگا رہا ہوں، مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتا دیجئے کہ میں ٹھیے سے دُکان پر آ جاؤں۔

(سلمان۔ موبائل مارکیٹ، کراچی)

جواب: اللہ کریم اپنی رحمت سے آپ کے حق میں وہ کرے جو آپ کے لئے دونوں جہاں میں بہتر ہو۔ جب آپ دُکان پر آ جائیں گے تو کہیں گے کہ ”میں بڑی دُکان کر لوں،“ پھر بولیں گے کہ ”کارنر (Corner) والی دُکان مل جائے،“ اس کے بعد سوچیں گے کہ ”میری فیکٹری ہو جائے،“ پھر کہیں گے کہ ”دوسرے شہروں میں Branches (یعنی شاخیں) کھل جائیں“ اور اس کے بعد بولیں گے کہ ”دوسرے ملکوں میں بھی کام شروع ہو جائے“ تو یہ ایسی پَرواز ہے جو رُکتی نہیں ہے۔ اگر آگے بڑھنے کی کوئی صحیح وجہ ہو اور واقعی پورا نہ ہوتا ہو تب تو ایسی خواہش کرنا ٹھیک ہے، لیکن صرف حرص کی وجہ سے زیادہ مال حاصل کرنے کی خواہش کرنا اچھا نہیں ہے۔ اگر آگے بڑھنا ہے تو بندہ دین کے کاموں، مثلاً نمازوں، نفلوں، سنتوں، تہجد اور ذکر و درود میں آگے بڑھے اور بڑھتا ہی چلا جائے۔ جتنی نیکیاں زیادہ ہوں گی اتنا فائدہ زیادہ ہو گا اور جتنی دولت زیادہ ہو گی اتنا خطرہ زیادہ ہو گا۔ زیادہ مال والے کو دنیا میں بھی خطرہ ہوتا ہے، کیونکہ ڈاکو پیچھے لگ جاتے ہیں، اغوا کرتے ہیں، ڈکیتی مارتے ہیں اور بعض اوقات مال چھیننے کے لئے گولی تک چلا دیتے ہیں۔ اس کے برعکس نیکیاں جتنی زیادہ ہی کیوں نہ ہو، کوئی نہیں چھینے گا اور نہ ہی حسد کرے گا۔ جس کے پاس مال زیادہ ہوتا ہے، لوگ اس سے حسد کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ مال دار آدمی کو حقوقِ واجبہ، مثلاً زکوۃ وغیرہ بھی ادا کرنی ہوتی ہے اور دیگر معاملات بھی ہوتے ہیں۔ اگر ان چیزوں میں انسان کوتاہی کرے گا تب اس کے لئے خطرہ ہے، کیونکہ انسان لیتا ”واہ“ کر کے ہے، لیکن دیتا ”آہ“ کر کے ہے اور یہ مال سے محبت کی علامت ہے، تو اگر مال سے محبت ہو گئی تو انسان نے پھنسنا ہے۔ اگر انسان کے پاس نیکیاں آئیں گی، وہ نیکیاں کرتا رہے گا اور نیکیاں کرنے کی حرص بڑھتی جائے گی تو یہ اچھا عمل ہے۔ اللہ کریم آپ کو حلال، آسان اور

باکفایت روزی عطا فرمائے، نیز قناعت بھی نصیب کرے۔ نمازیں پڑھتے رہیں اور سنّتوں پر عمل کرتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ روزی میں بھی بَرَکت ہو جائے گی۔ ایک وظیفہ یاد کر لیں! "عشا کی ہر نماز کے بعد ننگے سر کھلے آسمان تلے، جیسے بالکنی (Balcony)، مسجد کے صحن، فنائے مسجد یا مسجد کے باہر کہیں گلی وغیرہ میں جہاں آسمان کھلا ہو بیٹھ کر "یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب" 500 مرتبہ اوّل و آخر 11 بار دُرُود شریف کے ساتھ پڑھا کریں،[1] اِنْ شَآءَ اللہ روزی میں بَرَکت ہو گی۔"

عورتوں کا نعلِ پاک لگانا کیسا؟

سُوال: کیا عورتیں نعلِ پاک سجا سکتی ہیں؟ (حسان شیخ۔ چشمہ میانوالی)

جواب: عورتیں بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتی ہیں۔ اگر چاہیں تو بے شک نعلِ پاک سجائیں، لیکن یہ سلسلہ گھر میں، محارم کے سامنے یا عورتوں کے درمیان ہو تو ٹھیک ہے، کیونکہ اگر عورت نعلِ پاک سجا کر باہر نکلے گی تو غیر مردوں کو Attraction (یعنی کشش پیدا) ہو گی جس کی وجہ سے وہ گھور گھور کر دیکھیں گے اور یہ آفت کی علامت ہے کہ عورت اس سے مصیبت میں پڑ سکتی ہے۔

"عَبْدُ الْمَعْبُود" کو صرف "مَعْبُود" کہہ کر پکارنا کیسا؟

سُوال: لوگ مجھے "عَبْدُ الْمَعْبُود" کے بجائے "مَعْبُود" بھی کہہ کر پکارتے ہیں، اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

(قاری عبدُ المعبود عطاری)

جواب: بنگلہ دیش میں ہمارے ایک مبلغ ہیں جن کا نام "عَبْدُ الْمَعْبُود" ہے۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ لوگ مجھے "مَعْبُود" کہہ کر پکارتے ہیں۔ یہ بڑا خطرناک معاملہ ہے، کیونکہ "مَعْبُود" وہ ہوتا ہے جس کی عبادت کی جائے اور ہمارا "مَعْبُود" صرف اللہ ہے، ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں اور در حقیقت عبادت کے لائق بھی صرف اللہ ہی ہے۔ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ" یعنی کوئی معبود اور کوئی عبادت کے لائق نہیں، مگر اللہ۔ "عَبْدُ الْمَعْبُود" نام رکھنا جائز ہے اور اچھا نام ہے، لیکن

[1] ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۵۶۔

ایسے شخص کو صرف "مَعْبُود" کہہ کر پکارنے والا گناہ گار ہو گا۔[1] البتّہ اگر کوئی اس کو عبادت کے لائق سمجھتے ہوئے "مَعْبُود" کہہ کر پکارے گا تو کافر ہو جائے گا،[2] لیکن اس کی امید نہیں ہے کہ کوئی مسلمان ایسا سوچے، عام طور پر لوگوں کو معنیٰ پتا بھی نہیں ہوتے۔ اگر نام بدلنا چاہیں تو کوئی بھی ایسا نام رکھ لیں جو آپ کے بھائیوں سے ملتا جلتا نام ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہی نام باقی رکھیں اور پکارنے کے لئے کوئی اور نام رکھ لیں۔

بچّے کے پیدائشی بال نہ کٹوانا کیسا؟

سُوال: کیا بچّے کی پیدائش کے بعد اس کے بال نہ کٹوانے سے گناہ ملتا ہے؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: پیدائشی بچّے کے بال کٹوانا سُنّتِ مُسْتَحَبّہ اور ثواب کا کام ہے،[3] اگر نہ کٹوائے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔

(اس موقع پر امیر اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے پوتے حاجی اُسید رضا عطاری نے پوچھا:) بابا! بچوں کو تو زُلفیں رکھنی چاہئیں نا؟

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) بچّہ پیدا ہوتے ہی زُلفیں کیسے رکھے گا! اس کے بال کاٹ دینا اچھا اور ثواب کا کام ہے۔ ایک بار اس کے بال اُتار دیں، پھر جب بال آئیں تو بھلے زُلفیں رکھ لیں۔

اَذان دینے کے مستحب مواقع

سُوال: کیا نماز کے علاوہ بھی اَذان دے سکتے ہیں؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: جی ہاں! بچّہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے کان میں اَذان دی جاتی ہے اور یہ مستحب ہے۔[4] کسی پر جنّ آجائے یا مِرگی کا دَورہ پڑے تو اس کے کان میں اَذان دینا بھی مستحب ہے۔[5] یوں ہی بکثرت اَولے پڑیں، بارش رکنے کا نام نہ لے رہی ہو، آندھی یا طوفان آجائے، اندھیرا چھا جائے، کوئی آفت آن پڑے یا کوئی وَبا پھیل جائے، جیسے آج کل کورونا وائرس

1 ......بہارِ شریعت، ۳/۳۵۶، حصہ: ۱۵۔
2 ......بہارِ شریعت، ۱/۱۸۳، حصہ: ۱ ماخوذاً۔
3 ......دُرِّ مختار مع ردالمحتار، کتاب الاضحیۃ، خاتمۃ، ۹/۵۵۴۔
4 ......بہارِ شریعت، ۳/۳۵۵، حصہ: ۱۵۔
5 ......ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، مطلب فی المواضع التی یندب لھا الاذان فی غیر الصلاۃ، ۲/۶۳ ماخوذاً۔

(Covid-19) پھیلا ہوا ہے، تو ان صورتوں میں بھی اَذان دینا مستحب ہے۔[1] پچھلے دِنوں پاکستان میں دُھوم دَھام سے اَذانیں ہونے لگی تھیں اور مشاہدہ ہے، یا کہیں کہ حسنِ ظن ہے کہ کورونا وائرس تقریباً دم توڑ چکا تھا، لیکن پھر قوم نے اَذان دینا بند کر دی اور اب جو صورتِ حال ہے وہ مزے دار نہیں ہے، کیونکہ کورونا وائرس دوبارہ سر اُٹھا چکا ہے۔ اللہ کریم ہمیں کورونا وائرس اور دیگر آفات و بلیّات سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کورونا وائرس سے حفاظت کے لئے اَذان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی چینل پر کورونا وائرس اور دیگر آفات سے بچاؤ کے لئے اَذانوں کا سلسلہ جاری ہے، لیکن صرف ایک جگہ اَذان ہونا کافی نہیں۔ پہلے تو گھر گھر میں اور مبالغہ کروں تو بچّہ بچّہ اَذان دے رہا تھا اور بچّے یقیناً بڑوں کے تعاون سے ہی اَذان دیتے ہیں، تو اگر ایک بار پھر عاشقانِ رسول میدان میں آجائیں اور اَذان دینے کی بھرپور مُہم چلا دیں تو اِنْ شَآءَ اللہ آپ بہت جلدی خوش خبری سُنیں گے کہ Cases (یعنی مریض) کم ہو رہے ہیں اور ایک وقت آئے گا کہ کورونا وائرس دم توڑ جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! پاکستان میں اَذان دینے پر کوئی پابندی یا روک ٹوک بھی نہیں ہے۔ البتّہ اَذان ایسے موقع پر دیں کہ لوگوں کو یہ دھوکا نہ ہو کہ نماز کے لئے اَذان دی جا رہی ہے۔ مثلاً آج کل ہمارے ہاں عشا کی جماعت پونے آٹھ بجے ہے اور میں نے آج مدنی چینل پر تقریباً پونے 9 بجے اَذان دی تھی تو اس سے کسی کو شبہ نہیں ہوا ہوگا کہ میں نماز کے لئے اَذان دے رہا ہوں۔ آپ بھی طے کر لیں کہ روزانہ ساڑھے آٹھ بجے اَذان دیں گے۔ ویسے بھی اَذان سُن کر شیطان بھاگتا ہے،[2] اللہ پاک نے چاہا تو کورونا وائرس بھی ٹکراتا پھرے گا اور فَرار ہو جائے گا۔ میرے تمام پیارے پیارے اسلامی بھائی، مدنی بیٹے، عاشقانِ رسول، عاشقانِ میلادِ مصطفےٰ اور عاشقانِ اولیا سب اَذان دینے کا کام سنبھال لیں، گھروں میں بھی اَذانیں دیں اور مساجد میں بھی اَذانوں کا سلسلہ شروع کریں، اِنْ شَآءَ اللہ کَرَم ہی کَرَم ہو گا۔ اَذان میں ذِکْرُ اللہ اور ذِکرِ رسول ہے اور اس کا کوئی Side effect (یعنی نقصان) بھی نہیں ہے، فائدہ ہی فائدہ ہے اور ثواب ہی ثواب ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

1 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، مطلب فی المواضع التی یندب لھا الاذان فی غیر الصلاۃ، ۲/۶۳ ماخوذاً۔

2 ...... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل الاذان، وھرب الشیطان عند سماعه، ص ۱۶۳، حدیث: ۳۸۸۔

موت، اچھوں بُروں سب کو آنی ہے

سُوال: کسی کے فوت ہو جانے پر یہ کہنا کہ "اللہ پاک اچھے بندے اٹھالیتا ہے" کیسا ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اللہ کریم اچھے بندے بھی اُٹھالیتا ہے اور جو اچھے نہیں ہوتے ان کو بھی اُٹھالیتا ہے۔ آپ نے جو جملہ کہا وہ اتنا عام نہیں ہے۔ مَعَاذَ اللہ یہ جملہ زیادہ بولا جاتا ہے کہ "اچھے لوگوں کی تو اللہ کو بھی ضرورت ہوتی ہے، اس لئے انہیں اٹھالیتا ہے۔" یہ جملہ کفر ہے،[1] کیونکہ اللہ پاک کو کسی کی ضرورت نہیں ہے۔ جس کا وقت پورا ہو گا وہ اسے اٹھالے گا۔ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے اچھا کوئی نہیں ہے اور انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے سردار میلاد والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے اچھے ہیں، کیونکہ

سارے اچّھوں میں اچّھا سمجھیے جسے
ہے اُس اچّھے سے اچّھا ہمارا نبی (حدائقِ بخشش)

لیکن انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بارگاہوں میں بھی موت نے حاضری دی ہے اور ان کے قدم چومے ہیں، کیونکہ وعدۂ الٰہی ہے کہ ﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِؕ ﴾[2] (ترجمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے)۔ تو جب ان حضرات کی بارگاہوں میں بھی موت کی حاضری ہوئی تو باقی سب کو بھی ان کا مقرر وقت ختم ہونے کے بعد موت آئے گی۔ البتہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور عام لوگوں کی موت کا انداز جُدا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا شعر ہے:

اَنبیا کو بھی اَجَل آنی ہے، مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اُسی آن کے بعد اُن کی حیات، مثلِ سابِق وہی جسمانی ہے (حدائقِ بخشش)

یعنی موت انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بھی آئے گی، لیکن صرف آنِ واحد (یعنی ایک لمحے) کے لئے، اس کے بعد وہ پہلے کی طرح جسمانی حیات کے ساتھ زندہ ہو جائیں گے۔[3]

1 ...... فتاویٰ بزازیۃ، کتاب الفاظ تکون اسلاماً او کفراً او خطأ، ۶/ ۳۴۹ ماخوذاً۔

2 ...... پ۴، آلِ عمران: ۱۸۵۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۶۳۷۔

کیا حرام جانور کا نام لینے سے 40 دن تک نماز قبول نہیں ہوتی؟

سُوال: کیا حرام جانور کا نام لینے سے 40 دن تک نماز قبول نہیں ہوتی؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: حرام جانور تو کُتّا اور بِلّی بھی ہیں،[1] لیکن ایک مخصوص جانور ہے جس کے متعلق لوگوں میں اَفواہ پھیلی ہوئی ہے اور شاید اسی وجہ سے سائل نے بھی اس حرام جانور کا نام نہیں لیا، حالانکہ اس جانور کا نام قرآنِ کریم میں بھی آیا ہے اور وہ حرام جانور ”خنزیر“ ہے۔[2]

(اس موقع مفتی حسان صاحب نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:) ﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ﴾[3]

(ترجمہ کنزالایمان: اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت)۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) عوام میں بہت ساری غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ خنزیر کا لفظ کہنے سے نہ وضو ٹوٹتا ہے اور نہ ہی گناہ ملتا ہے۔

مسلمان ماہر طبیب کے کہنے پر روزہ توڑ دینا کیسا؟

سُوال: رَمَضان کے آخری روزے میں بیماری کی وجہ سے میں نے دَوا پی لی تھی اور مجھے یہ یاد بھی تھا کہ میرا روزہ ہے، تو کیا میرا روزہ ٹوٹا یا نہیں؟ (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے پوتے حاجی اُسید عطاری کا سُوال)

جواب: ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔[4] البتّہ اگر روزہ ہونا یاد نہ ہو اور پھر کچھ کھا پی لیا تو ایسی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔[5]

(اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے پوچھا:) ابھی جو صورت بیان ہوئی کیا اس صورت میں اُسید بھائی گناہ گار بھی ہوں گے؟

---

1 ...بہارِ شریعت، ۱/ ۳۹۱، حصّہ: ۲۔

2 ...پ ۲، البقرۃ: ۱۷۳۔

3 ...پ ۲، البقرۃ: ۱۷۳۔

4 ...فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد، ۱/ ۲۰۴۔

5 ...فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد، ۱/ ۲۰۲۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) جی نہیں! حاجی اُسید گناہ گار نہیں ہوں گے، کیونکہ یہ نابالغ ہیں۔

نماز کی حالت میں عمامہ پر نقش نعل پاک لگانا کیسا؟

سُوال: مَاشَآءَ اللہ آپ کے عمامہ شریف پر نقشِ نعل پاک جگمگا رہا ہے۔ اللہ پاک نظرِ بد سے بچائے۔ یہ ارشاد فرمائیے کہ کیا عمامہ شریف پر نقشِ نعل پاک لگا کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری)

جواب: اگر عمامہ شریف پر نقشِ نعل پاک لگا کر نماز پڑھیں گے تو سجدے کی حالت میں نقش زمین پر لگے گا، اس لئے نماز سے پہلے نقشِ نعل پاک اُتار کر جیب میں ڈال لیں، ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہی سمجھ آتا ہے۔

میلاد کے موقع پر کیک کاٹنے کو حرام کہنا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی یوں کہے کہ "میلاد کے موقع پر کیک (Cake) کاٹنا حرام ہے، کیونکہ یہ انگریزوں کا طریقہ ہے" تو ایسے شخص کو آپ کیسے سمجھائیں گے؟ (نگرانِ شوریٰ حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری)

جواب: ایسے شخص کو یہ معلوم کرنا چاہیے کہ انگریز مٹھائی کھاتے ہیں یا نہیں؟ انگریز مٹھائی کھاتے ہیں اور کھاتے بھی مُنہ سے ہیں، تو اب مٹھائی کھانا حلال رہے گا یا حرام ہو جائے گا! اگر انگریز Cake کھاتے ہیں تو کیا ہوا! وہ تو چائے بھی پیتے ہوں گے اور ٹھنڈی بوتلیں بھی پیٹ میں ڈالتے ہوں گے، تو کیا جو کام غیر مسلم کرے گا وہ حرام ہو جائے گا! وہ تو سانس بھی لیتے ہیں تو کیا ہم سانس لینا بند کر دیں گے!! مَعَاذَ اللہ کیک کاٹنے کو حرام کہنا درست نہیں ہے، بلکہ جس نے حرام کہا اس نے ایک حرام کام کیا، یعنی شریعت پر تہمت رکھی۔[1] جب شریعت نے کیک کو حرام نہیں کہا تو میں اور آپ حرام کہنے والے کون ہیں!!

(اس موقع پر مفتی حسان صاحب نے فرمایا:) غیر مسلموں کے وہ کام جو ان کے ساتھ خاص ہوں اگر مسلمان وہ کام کریں تو حرام ہوتے ہیں۔[2] کیک کاٹنا مسلمانوں میں بھی رائج ہے۔ اگر یہ صرف غیر مسلموں کے ساتھ خاص ہوتا تو ان کی مشابہت کی وجہ سے منع ہوتا۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۱۲۷ ماخوذاً۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۹۱۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) کفّار کے ساتھ ممنوعہ مشابہت منع ہے۔[1] ورنہ بعض کام ایسے ہوتے ہیں جو غیر مسلم بھی کرتے ہیں اور مسلمان بھی کرلیتے ہیں۔ فتاویٰ رضویہ میں باقاعدہ مشابہت کی بحث ہے۔[2] کیک کاٹنا غیر مسلموں کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ بہت سارے مسلمان کیک کاٹتے ہیں۔ البتّہ میں جشنِ ولادت کے موقع پر کیک کاٹنے کے Favor (یعنی حق) میں نہیں ہوں، کیونکہ جشنِ ولادت کے کیک پر نقشِ نعلِ پاک بنایا جاتا، "جشنِ عیدِ میلادُ النّبی"، اور "مرحبا یا مصطفےٰ" لکھا جاتا ہے، پھر ہاتھ میں چھری لے کر۔۔۔۔۔ یہ کوئی مزے دار بات نہیں ہے۔ جو سمجھ دار ہوگا وہ سمجھ جائے گا کہ میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں۔ کیک کاٹنے میں مزید خرابیاں یہ ہیں کہ کیک جب کٹتا ہے تو بعض جگہ تفریحاً تالیاں بجائی جاتی ہیں، ہوسکتا ہے کہ کہیں مرد و عورت بھی اکٹھے ہوتے ہوں، غبارے پھٹتے ہوں، میوزک چلتا ہو اور نہ جانے کیا کیا ہوتا ہو۔ اس لئے کیک کاٹنے کی رسم ٹھیک نہیں ہے۔ جو سمجھ دار دعوتِ اسلامی والے ہیں وہ اگر بچوں کی Birthday (یعنی یومِ پیدائش) مناتے ہیں تو چند عاشقانِ رسول کو جمع کرکے تلاوت و نعت کی ترکیب بناتے ہیں، غوثِ پاک شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ و دیگر بزرگوں کی نیاز کا اہتمام کرکے کھانا کھلاتے ہیں اور کسی نیک آدمی کو بلا کر بچّے کے لئے دعا کروالیتے ہیں۔ یہ اچھا انداز ہے۔ اسے Follow کرنا چاہیے، اِنْ شَآءَ اللہ دنیا و آخرت کی برکتیں ملیں گی۔

ہر ہفتے یومِ وِلادت مناتے

سُوال: رحمتِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات میں کم و بیش 63 مرتبہ رَبِیْعُ الْاَوَّل کا مہینا آیا تھا۔ یہ کس حدیث سے ثابت ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی وِلادت کا دن منایا؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر مہینے میں چار دن اپنا یومِ ولادت مناتے تھے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر شریف کا روزہ رکھتے تھے۔ جب اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک وجہ یہ بتائی کہ "فِیْهِ وُلِدْتُ" یعنی اس دن میری ولادت ہوئی تھی۔[3] یوں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے Birthday

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۹۱۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۹۰-۱۹۳۔

3 ...... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب ثلاثة ایام من کل شهر...الخ، ص ۴۵۵، حدیث: ۲۷۵۰۔

یعنی پیر کو روزہ رکھ کر پیدائش کا دن مناتے تھے۔ اگر سمجھانا ہے تو ان لوگوں کو سمجھائیں جو عورتیں جمع کرکے کیک کاٹتے، غبارے پھوڑتے، تالیاں بجاتے اور تحفے وصول کرکے ڈھیر لگاتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے پوچھا جائے کہ یہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟

(اس موقع پر مفتی حسان صاحب نے فرمایا:) حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دورِ خلافت میں حضرتِ سَیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا دن تقریباً 10 مرتبہ آیا، اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دورِ خلافت میں حضرتِ سَیِّدُنا صدیق اکبر اور حضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا دن تقریباً 12 مرتبہ آیا، یوں ہی حضرتِ سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دورِ خلافت میں ان تینوں کے حضرات کے دن چھ مرتبہ آئے، لیکن سیرت کی کسی کتاب میں یہ بات نہیں ہے کہ ان حضرات کا دن منایا گیا ہو، جبکہ میلاد پر اعتراض کرنے والے آج خود ان حضرات کا دن مناتے ہیں۔ ہجرت کے دوسرے سال رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد[1] پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات میں تقریباً 9 مرتبہ رمضان کا مہینا آیا، لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے تراویح کے بعد درسِ قرآن دیا ہو، جبکہ آج جگہ جگہ درسِ قرآن ہوتے ہیں اور ان پر کوئی اعتراض بھی نہیں کرتا۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) ہمارے ہاں دستار بندی کے جلسے اور ختمِ بخاری کے پروگرامز ہوتے ہیں، حالانکہ صحابہ، تابعین، بلکہ تبع تابعین کے دَور میں بھی بخاری شریف موجود نہیں تھی، لیکن میلاد نہ منانے والے ختمِ بخاری شریف کی محفلیں اور دستار بندی کے جلسے کر رہے ہوتے ہیں۔ آپ جشنِ ولادت منائیں! یہاں کوئی آپ کا نام لے نہ لے، اِنْ شَآءَ اللہ آخرت میں چاندی ہی چاندی ہے۔

منانا جشنِ میلادُ النبی ہرگز نہ چھوڑیں گے
جلوسِ پاک میں جانا کبھی ہرگز نہ چھوڑیں گے (وسائلِ بخشش)

[1] خزائن العرفان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۸۳، ص ۶۰۔

حلوائی کے کاریگر کا مٹھائیوں کا میوہ کھانا کیسا؟

سُوال: میں مٹھائی کا کام کرتا ہوں۔ میرا سُوال یہ ہے کہ مٹھائی پر لگانے کے لئے جو بادام اور اخروٹ وغیرہ ہمیں مالک دیتا ہے کیا وہ کھانا ہمارے لئے جائز ہے یا نہیں؟ (نثار۔ فیصل آباد، پنجاب، پاکستان)

جواب: اگر مالک کو معلوم ہے کہ کاریگر ایسا کرتے ہیں، مگر وہ منع نہیں کرتا، ایسی صورت میں اگر ایک دو دانے کھا لئے تو ٹھیک ہے، اسے دلالۃً یعنی Understood اجازت بولتے ہیں۔ البتّہ اس چیز کا فیصلہ خود سے نہ کریں کہ ہاں! مالک کو پتا ہے اور اس کی طرف سے اجازت ہے۔ اکثر کاریگر اسی طرح کرتے ہیں اور یہ درست نہیں ہے۔ اگر واقعی معلوم ہو کہ مالک کو پتا ہے اور وہ منع نہیں کرتا، یا اس نے خود اجازت دے رکھی ہو تو آپ لوگ ایک دو دانے کھا لو تو کوئی بات نہیں ہے تب تو کھانے کی اجازت ہو گی، ورنہ نہیں ہو گی۔ صرف قیاس نہ کریں کہ ہم کھاتے ہیں اور کوئی منع نہیں کرتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کھانے کی اجازت ہے، نیز حرص سے بھی بچیں۔

مالی اور کھٹّے اَنار

بہتر یہی ہے کہ آدمی نہ کھائے۔ "ایک بار کوئی بادشاہ اپنے ایک باغ میں گیا اور مالی کو کہا کہ اَنار لے آؤ! مالی اَنار لے آیا، بادشاہ نے اَنار کھایا تو وہ کھٹّا تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ دوسرا اَنار لے کر آؤ! جب دوسرا اَنار آیا تو وہ بھی کھٹّا تھا۔ بادشاہ نے کہا: کتنے عرصے سے باغ میں کام کر رہے ہو؟ مالی نے کہا: اتنے اتنے سال سے کام کر رہا ہوں۔ بادشاہ بولا: اتنے سالوں سے باغ میں کام کر رہے ہو، لیکن تمہیں یہ ہی پتا نہیں کہ کون سا اَنار کھٹّا ہے اور کون سا میٹھا ہے؟ مالی نے کہا: میری ڈیوٹی باغ کی رکھوالی کرنے کی ہے، اَنار کھانے کی نہیں۔"(1) واقعی تقویٰ یہ ہے کہ آدمی ایک دانہ بھی نہ کھائے۔ اگر ایک دانہ کھائے گا تو اور کھانے کو دل چاہے گا، یعنی ابھی بادام کھاتے ہیں، کل کو تھوڑی مٹھائی بھی کھا لیں گے، یوں انگلی دیں گے تو ہاتھ پکڑا جائے گا۔ بندہ صبر کرے، انگلی بھی نہ دے، اسی میں عافیت ہے۔ نہ کھانے میں نقصان نہیں ہے، لیکن کھانے میں خطرہ ضرور ہے۔

1 ...... یہ واقعہ مشہور وَلِیُّ الله حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم بن ادھم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ابراھیم بن ادھم، ۷/ ۴۲۷، رقم: ۱۱۰۹۹۔ الله والوں کی باتیں (مترجم)، ص۷/ ۴۵۵)

ماہِ میلاد کا اِستقبال کیسے کریں؟

سُوال: کل اِنْ شَآءَ الله ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل کی پہلی تاریخ ہو گی۔ عمل، تقویٰ اور پرہیز گاری سے متعلق عاشقانِ میلاد کے لئے کچھ مدنی پھول ارشاد فرمائیے کہ وہ ماہِ میلاد کے ان مُبارک ایّام کو کیسے گزاریں؟ اور اس ماہ کا اِستقبال کیسے کریں؟ تاکہ پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے مہینے کی مکمّل تیاری ہو جائے۔ (نگرانِ شوریٰ حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری)

جواب: ماہِ میلاد آنے والا ہے یا آگیا ہے!! ہم تو مدینے والے ہیں، مدینہ شریف میں آج 30 دن پورے ہو گئے ہیں اور وہاں چاند نظر آگیا ہے۔ عرب ممالک میں جہاں جہاں رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف کا چاند نظر آگیا ہے وہاں کے رہنے والے تمام عاشقانِ رسول بِالْخُصوص اہلِ مکہ و مدینہ کو میری طرف سے رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف کا چاند مُبارک ہو!! پاکستان میں جب چاند نظر آئے اور جیسے ہی رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف داخل ہو تو جس سے ہو سکے سجدۂ شکر ادا کرے اور دو رَکعت نفل پڑھے، کیونکہ رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف کا مہینا خوشیوں کا مہینا ہے۔ رَبِیْعُ الْاَوَّل کے آنے کی خبر خوش خبری ہے اور خوشی کی خبر سننے پر سجدۂ شکر کرنا مستحب ہے۔[1] یہ مہینا نعتیں پڑھنے، ذِکْرُ الله کرنے اور کثرت سے درود پاک پڑھنے کا مہینا ہے۔ اس مہینے میں نمازِ باجماعت کی پابندی کریں۔ جس نے داڑھی نہیں رکھی وہ توبہ کرے اور ایک مٹھی داڑھی رکھ لے، جس نے داڑھی ایک مٹھی سے چھوٹی رکھی ہوئی ہے وہ ایک مٹھی کرلے، کیونکہ داڑھی کاٹ کر ایک مٹھی سے چھوٹی کرنا بھی گناہ ہے۔[2] سنّتوں کی پابندی کریں۔ سادگی اپنائیں۔ سنّتوں بھرا سادہ لباس پہنیں۔ اگر عمامہ شریف نہیں پہنتے تو عمامہ پہنیں۔

پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سنّت زُلفیں بھی رکھیں، لیکن زُلفیں رکھنے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ جو زُلفیں سنّت ہیں وہی رکھیں، کیونکہ میں نے بہت سے لوگوں کو نوٹ کیا ہے جو اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہوتے ہیں، نیز انہیں دیکھ کر لوگوں کو لگتا ہے کہ انہوں نے زُلفیں رکھی ہوئی ہیں، حالانکہ وہ زُلفیں نہیں ہوتیں، جیسے بعض لوگ سائیڈوں سے بال کٹوا لیتے ہیں، یا درمیان سے ہلکے کرواتے ہیں، یہ درست نہیں ہے، اس طرح زُلفیں رکھنے کی سنّت

1 ...ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ۲/۷۲۰۔
2 ...فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۵۸۱۔

پوری نہیں ہوتی، ہمارے مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت پورے بال رکھنا ہے۔[1] ایسے لوگوں کو چاہیے کہ زُلفیں رکھنی ہیں تو پوری رکھیں۔ زُلفیں رکھنے میں سنّت یہ ہے کہ کم از کم آدھے کان، یا پورے کان، یا گردن تک رکھی جائیں، کیونکہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک زُلفوں کے بال آدھے کان، یا پورے کان، یا گردن شریف تک ہوتے تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کندھوں کو چومتے یعنی آپ کے Shoulders سے Touch ہوتے تھے۔[2] کندھوں سے نیچے زُلفیں رکھنا حرام ہے،[3] کیونکہ اِس میں عورتوں سے مُشابہت ہے، اِسی طرح عورتوں کے لئے کندھوں سے اوپر بال رکھنا گناہ ہے،[4] کیونکہ اس میں مردوں سے مشابہت ہے۔

(اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے پوچھا:) زُلفوں کی پیمائش کیسے کی جائے؟ تاکہ پتا چلے کہ یہ گردن سے نیچے ہیں یا نہیں؟

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ارشاد فرمایا:) زُلفوں کا صحیح ناپ اس وقت پتا چلے گا جب نہانے کے بعد بال گیلے ہوں گے، کیونکہ اس وقت بلا تکلف بال پورے ہو جاتے ہیں۔ اگر ایسا لگے کہ بال کندھوں سے نیچے جا رہے ہیں تو انہیں کاٹنا ہو گا۔ جان بوجھ کر کندھوں سے نیچے بال رکھنا گناہ ہے۔[5] کھڑے یا بیٹھے بیٹھے بالوں کی پیمائش نہیں ہو گی، بلکہ نارمل کیفیت میں بالوں کو دیکھا جائے گا، کیونکہ سر پیچھے کی طرف جھکائیں گے تو بال نیچے ہو جائیں گے۔ مثلاً آدھی پنڈلی تک کُرتا پہننا سنّت ہے، اگر کوئی کُرتے کو جُھک کر دیکھے گا تو وہ آدھی پنڈلی تک پہنچ جائے گا، لیکن جب کوئی دوسرا دیکھے گا تو صحیح پتا چلے گا کہ کرتا آدھی پنڈلی تک ہے یا نہیں؟ نہانے کے بعد نارمل (Normal) حالت میں کھڑے ہو کر بالوں کو دیکھ لیا جائے کہ کتنے بڑے ہیں؟

آج کل بہت کم لوگ زُلفیں رکھتے ہیں اور جو رکھتے ہیں تو وہ بھی پونی بنانے کے لئے رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ جب کبھی

1. شمائل محمدیہ، باب ماجاء فی شعر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ص ۳۲-۳۵۔
2. شمائل محمدیہ، باب ماجاء فی شعر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ص ۳۲-۳۵۔
3. فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۶۰۵۔
4. بہار شریعت، ۳/ ۵۸۸، حصہ: ۱۶ ماخوذاً۔
5. فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۶۰۵۔

اِجتماع میں آتے ہیں تو احتراماً پونی کھول دیتے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے زُلفیں رکھی ہوئی ہیں۔ حالانکہ وہ زُلفوں والے نہیں ہوتے، کیونکہ زُلفوں والا حُلیے سے پہچانا جاتا ہے، زُلفوں والے کی پوری داڑھی ہوگی اور اس کی وَضع قطع مذہبی ہوگی جس سے سمجھ آجائے گا کہ یہ زُلفوں والا ہے۔ اگر داڑھی چھوٹی ہوگی، یا Shaved (یعنی داڑھی منڈا) ہوگا اور لباس اَنٹ سَنٹ (یعنی اوٹ پٹانگ اور بے ہودہ) ہوگا تو پتا چل جائے گا کہ یہ پونی والا ہے، لیکن صرف حُلیہ دیکھ کر ہم اس چیز کو Confirm (یعنی اس کی تصدیق) نہیں کر سکتے۔ یاد رہے! مرد کے لئے پونی بنانا گناہ ہے،[1] کیونکہ یہ عورت کی نقل ہے۔ مرد کا مرد بن کر رہنا ہی اچھا ہے۔ اللہ نصیب کرے کہ بال بھی مَردوں والے ہوں۔

ڈبّا پیک موبائل واپس لینے میں قیمت کم کرنا کیسا؟

سُوال: ہم موبائل کا کام کرتے ہیں۔ جب ہم Costumer (یعنی گاہک) کو ڈبّا پیک موبائل بیچتے ہیں تو اسے کہتے ہیں کہ ”ہم موبائل واپس کرنے کی صورت میں اتنی فیصد رقم کاٹیں گے۔“ پھر جب Costumer واپس کرنے آتا ہے تو ہم دس ہزار کی چیز سات ہزار میں خریدتے ہیں۔ اس بارے میں راہ نُمائی فرمادیجئے۔ (سید شبیر حسین۔ موبائل مارکیٹ، کراچی)

جواب: ڈبّا پیک موبائل کی خرید و فروخت کے حوالے سے ”دارالافتاء اہلِ سنت“ کا فتویٰ یہ ہے کہ جب ڈبّا پیک موبائل کی خرید و فروخت ہوتی ہے اس وقت مطلقاً ایک خرید و فروخت ہوتی ہے جس میں قیمت مقرر ہوتی ہے۔ گاہک قیمت ادا کرکے وہ موبائل خرید لیتا ہے، جہاں تک کم قیمت میں واپسی کی بات ہے تو مارکیٹ میں یہ رائج ہے کہ ڈبّا کھلنے کے بعد کوئی بھی شخص واپس کرنے آتا ہے، تو کم قیمت میں واپس لیتے ہیں یا جس دُکان دار سے لیا وہ خود ہی اس کی وضاحت کر دیتا ہے کہ اگر ڈبّا کھلنے کے بعد واپس کروانے آئے تو ہم اتنی کم قیمت میں واپس لیں گے۔ یہ دکان دار کی طرف سے ایک وعدہ ہوتا ہے کہ ہم واپس لے لیں گے، مگر اتنی قیمت میں لے گیں، لہٰذا پہلی بار جو خرید و فروخت ہوئی اور گاہک نے اس کی مکمّل رقم ادا کر دی تو اِس سودے میں کوئی حرج نہیں، جبکہ کوئی اور خرابی یا دھوکے بازی وغیرہ نہ ہو، پھر بعد میں پسند نہ آنے کی صورت میں اگر گاہک موبائل واپس کرنے آئے گا تو یہ ایک نیا سودا ہوگا۔ یاد رہے کہ اِس صورت میں مالک کو

[1] ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۸۱۔

اختیار ہے کہ واپس کرتے وقت نئی قیمت پر سودا کرے یا نہ کرے، اُسے مجبور نہیں کیا جا سکتا، نیز اس نئے سودے میں آپس کی رضا مندی سے جو چاہیں قیمت مقرر کر سکتے ہیں، فریقین یعنی دونوں پارٹیوں کو اختیار ہے کہ چاہیں تو 35 Percent کم پر سودا کریں یا جو قیمت ان کے درمیان آپس میں طے ہو جائے اُس پر سودا کریں۔

(اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے پوچھا:) مَاشَآءَ اللہ بڑا اہم اور خوبصورت مسئلہ واضح ہوا، لیکن اگر فتویٰ سننے کے بعد دکان دار کہہ دیتا ہے کہ بھئی ٹھیک ہے، میں نے کہا تھا کہ آپ واپس بیچنے آؤ گے تو اتنی فیصد رقم کم کر کے واپس لے لوں گا، لیکن اب میں واپس نہیں لے رہا۔ تو ایسی صورت میں اس جھگڑے کو کیسے ختم کیا جائے گا؟

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے فرمایا:) دکان دار کا اس طرح کرنا عرفاً وعدہ خلافی ہے، کیونکہ اس نے واپس لینے کا وعدہ کیا ہے اور اِس وعدے کا تعلق پہلے سودے سے نہیں ہے۔ دکان دار نے وعدہ کیا ہے تو اب اُسے نبھانا چاہیے۔

مور کا گوشت کھانا کیسا؟

سُوال: کیا مور کا گوشت کھا سکتے ہیں؟ (حسن رضا کا سُوال)

جواب: جی ہاں! مور حلال پرندہ ہے، اس کا گوشت کھا سکتے ہیں۔[1]

(حسن رضا:) کیا آپ نے مور کھایا ہے؟

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه:) اَلْحَمْدُ لِلّٰه! میں نے مور کا گوشت کھایا ہے۔

مریض یا ڈاکٹر کا بیماری میں مبالغہ کرنا کیسا؟

سُوال: آپ کے طبّی اعتبار سے بھی تجرِبات ہیں۔ یہ ارشاد فرمائیے کہ ڈاکٹروں کی گفتگو کتنی نَپی تُلی ہونی چاہیے کہ جب یہ کوئی بات کریں تو ان کی بات حقیقت پر مبنی اور درست ہو کہ اس میں کوئی جھوٹا مبالغہ نہ ہو؟ اس بارے میں راہ نمائی فرما دیجئے۔ (نگرانِ شوریٰ حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری)

جواب: مبالغہ صرف ڈاکٹروں میں نہیں ہے، بلکہ ہر شعبے میں ہے۔ خود مریض بھی اپنی بیماری میں مبالغہ کر رہا ہوتا

1 ......فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الذبائح، الباب الثالث فی المتفرقات، ۵/۲۹۰۔

ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں کسی نے بتایا کہ ”فلاں کو بے حد بخار ہے“ تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے مدنی پھول دیتے ہوئے فرمایا: ”اس کو بے حد بخار!! بخار کو کوستے تو تم لوگ ہو، بے حد (Unlimited) یعنی جس کی حد ہی نہ ہو، ایسا بخار تو ہو نہیں سکتا۔“[1] ویسے بھی بے حد بخار میں بندہ زندہ کیسے بچے گا!! لوگوں کو عموماً زیادہ بخار نہیں ہوتا، صرف 101 یا اس سے کم ہوتا ہے، پھر بھی بولتے ہیں کہ شدّت کا بخار ہے۔ ہاں اگر 103، 104، یا 105 بخار ہو تو اسے شدّت کا بخار کہا جاسکتا ہے۔ لوگ قہقہے مار کر ہنس رہے ہوتے ہیں اور ڈاکٹر کے پاس رونی صورت بنا کر کہتے ہیں کہ سر میں شدید درد ہے، حالانکہ جس کے سر میں شدید درد ہو تو وہ زور زور سے کیسے ہنسے گا! سر میں درد ہو تو قہقہہ مارنے سے تو درد میں اضافہ ہوگا۔ ڈاکٹر کے سامنے مریض کہتے ہیں کہ بڑی حالت خراب ہے، سر پھٹ رہا ہے اور پھر اپنی Dose (یعنی دوائی کی خوراک) بڑھا لیتے ہیں، اب ڈاکٹر صاحب 200mg کے بجائے 500mg کی Tablet (یعنی دوائی کی گولی) لکھ دیں گے اور اس کے Sid effects (یعنی مُضر اثرات) الگ آپ کے نصیب میں ہوں گے، لہٰذا مریض کو بھی چاہیے کہ درست بتائے، جتنی تکلیف ہو اتنا ہی بتائے، کیونکہ میری معلومات کے مطابق دوا کی High dose (یعنی زیادہ مقدار) پیٹ میں جانا بھی نقصان دہ ہوتا ہے، خاص کر درد کی دوائیں زیادہ کھانے سے نقصان ہوتا ہے، کیونکہ یہ گردے پر Effect (یعنی اثر) کرتی ہیں اور معدے کو بھی تباہ کر دیتی ہیں۔ ڈاکٹروں کو بھی دوا لکھنے میں احتیاط کرنی چاہیے، جس دوا کی ضرورت ہو صرف وہی دوا لکھ کر دیں، غیر ضروری دوا لکھ کر نہ دیں۔

ڈاکٹروں کے لئے کمپنیوں کی طرف سے ترکیب ہوتی ہے کہ اگر اس کمپنی کی دوا لکھیں گے تو وہ کمپنی کمیشن (Commission) دے گی یا گھر کی Maintenance (یعنی مرمّت) کروا دے گی یا AC لگوا دے گی، یہ سب رشوت ہوتی ہے۔[2] پھر ایسی دوائیاں مریض کے لئے بھی نقصان دہ ہوں گی، کیونکہ ویسے ہی مہنگائی نے کمر توڑ رکھی ہے اور زیادہ دوائیں کھانے سے نقصان بھی زیادہ ہوگا۔ ہر ڈاکٹر ایسا نہیں کرتا، لیکن ڈاکٹروں کی ایک تعداد چند سکّوں کے لئے ایسا کرتی

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۲۵۔

2 ...... غیبت کی تباہ کاریاں، ص۳۷۴ ماخوذاً۔

بھی ہے۔ بعض ڈاکٹروں کا لیبارٹری سے بھی حساب کتاب ہوتا ہے، مثلاً ایکسرے کی ضرورت نہیں ہے، پھر بھی ایکسرے لکھ دیتے ہیں، ٹیسٹ کروانے کی ضرورت نہیں ہوتی، پھر بھی کہتے ہیں کہ "یہ ٹیسٹ کروالو، وہ ٹیسٹ کروالو" تاکہ کمیشن (Commission) مل جائے، یہ بھی گناہ اور رشوت ہے۔[1] ڈاکٹروں کو چاہیے کہ حلال کھائیں اور اپنے بچوں کو بھی حلال کھلائیں۔ ظاہر ہے کہ جب ڈاکٹر مریض کو کسی مرض کی شدّت بتائے گا تب ہی وہ ٹیسٹ کے لئے تیار ہوگا، جیسے ڈاکٹر اگر مریض کو کہے کہ "مجھے فلاں مرض کا شک ہے" یا "مجھے آپ پر کینسر کا شک ہے" تو مریض سارے ٹیسٹ کروائے گا، Biopsy بھی کروائے گا اور اپنی نیند بھی اڑائے گا، پھر ڈاکٹر صاحب اسے نیند کی گولی بھی لکھ کر دیں گے۔ ڈاکٹروں کو اپنے Oath (یعنی حلف) کا خیال رکھنا چاہیے، کیونکہ ڈاکٹروں نے Oath (یعنی حلف) لیا ہوتا ہے کہ لوگوں کی خدمت کریں گے! دھوکا نہیں دیں گے! نقصان نہیں پہنچائیں گے! لوٹیں گے نہیں! ان کو سونے کا انڈا دینے والی مرغی نہیں سمجھیں گے! وغیرہ وغیرہ۔ ڈاکٹروں کو چاہیے کہ اپنے مریضوں پر شفقت کریں۔ آج آپ کسی پر شفقت کریں گے تو آپ پر بھی شفقت ہوگی۔ رحم کرو! تم پر رحم کیا جائے گا۔ بے رحمی کروگے تو ہوسکتا ہے کل تم پر بھی کوئی بے رحم مسلط ہوجائے۔

پسینے اور بدبو والے کپڑوں میں نماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: میں صدر میں فریج (Fridge) کی Loading (یعنی اتارنے اور چڑھانے) کا کام کرتا ہوں۔ جب لوگوں کا سامان اٹھاتا ہوں تو پسینہ آتا ہے اور کپڑوں میں بدبو ہوجاتی ہے، کیا ایسے کپڑوں میں نماز ہوجائے گی؟ (محمد یامین۔ صدر، کراچی)

جواب: اللہ کریم آپ کے رزقِ حلال میں بَرَکت دے! جسم پر پسینہ ہو، کپڑے بھی پسینے والے ہوں اور بدبو بھی آرہی ہو تو ایسی حالت میں مسجد کا داخلہ منع ہے، اگر داخل ہوگا تو گناہ گار ہوگا۔[2] اگر کسی کے پسینے میں بدبو نہ بھی ہو تب بھی اگر وہ صف میں کھڑا ہوگا تو برابر والوں کو اُس کے پسینے کی وجہ سے گِھن آئے گی اور ساتھ کھڑے ہونے والے کے کپڑوں

1 ...... غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۴۷ ماخوذاً۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۴۳۸۔

پر پسینہ بھی لگے گا۔ ایسی صورت میں نماز پڑھنے کے لئے کام کاج کی جگہ پر کپڑے رکھے جاسکتے ہیں، تاکہ کپڑے تبدیل کرکے مسجد میں جاسکیں۔ جہاں مزدوری والے کام ہوتے ہیں وہاں Wash Rooms اور غسل خانے بھی ہوتے ہیں، یوں بندہ نہا دھو کر اور صاف ستھرے کپڑے پہن کر مسجد میں نماز پڑھنے جاسکتا ہے۔ اگر مزدور کو کہیں سے شادی کی دعوت آئے گی تو کیا کرے گا!! کیا پسینہ نچوڑتے ہوئے بریانی کھانے جائے گا؟ کبھی نہیں!! دنیادار کی دعوت میں جاتے ہوئے تو Tiptop (یعنی سج دھج) کر جائیں، لیکن اللہ کے گھر میں آئیں تو پسینہ بہہ رہا ہو، پھٹا پرانا لباس پہنا ہوا ہو اور اسی حالت میں نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں، ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ کی بارگاہ میں تو زیادہ ضرورت ہے کہ آدمی صاف ستھرا ہو کر حاضر ہو۔

اللہ کرے دل میں اتر جائے میری بات!

”اللہ پاک اوپر ہے“ کہنا کیسا؟

سُوال: کوئی یہ سمجھتا ہو کہ اللہ پاک اوپر ہے، تو اس کے لئے کیا حکم ہوگا؟ (سلمان عطاری۔ سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ اوپر اللہ کا مکان ہے یا اوپر اللہ رہتا ہے تو کُفر ہے۔[1]

(اس موقع پر مفتی حسان صاحب نے فرمایا:) یہ جملہ کُفریہ ہے، اگر واقعی یہ اعتقاد رکھتا ہے تو کافر ہو جائے گا،[2] کیونکہ اس میں اللہ پاک کو محدود ماننا لازم آئے گا۔[3]

1 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ۲/۲۵۹۔ فتاویٰ رضویہ، ۱۴/۲۸۲-۲۸۳۔

2 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ۲/۲۵۹۔ فتاویٰ رضویہ، ۱۴/۲۸۲-۲۸۳۔

3 ...... ”کُفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ میں اللہ پاک کی ذات کو ”اوپر والا“ بولنے کے بارے میں سوال و جواب موجود ہے: **سُوال:** اللہ پاک کی ذات کے لئے ”اُوپر والا“ بولنا کیسا ہے؟ **جواب:** اللہ پاک کی ذات کے لئے لفظ ”اُوپر والا“ بولنا کفر ہے کہ اِس لفظ سے اس کے لئے جِہت (یعنی سَمت) کا ثُبوت ہوتا ہے اور اس کی ذات جہت سے پاک ہے جیسا کہ حضرت علّامہ سعدُ الدین تَفْتازانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: ”اللہ پاک مکان میں ہونے سے پاک ہے اور جب وہ مکان میں ہونے سے پاک ہے تو جِہت سے بھی پاک ہے، (اِسی طرح) اُوپر اور نیچے ہونے سے بھی پاک ہے۔“ اور حضرتِ علّامہ ابنِ نُجَیم مِصری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نقل فرماتے ہیں: ”جو اللہ پاک کو اُوپر یا نیچے قرار دے تو اُس پر حکمِ کُفر لگایا جائے گا۔“ لیکن اگر کوئی شخص یہ جملہ بُلندی و بَرتری کے معنٰی میں استعمال کرے تو قائل پر حکمِ کفر نہ لگائیں گے مگر اِس قول کو بُرا ہی کہیں گے اور قائل کو اِس سے روکیں گے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۱۰۹-۱۱۰)

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اللہ کا مکان بھی نہیں مان سکتے اور اللہ کا بدن بھی نہیں مان سکتے، کیونکہ یہ بھی کُفر ہے۔[1] دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی ایک بہت پیاری کتاب جس کا نام "کُفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب"[2] ہے، اِسے گھول کر پی لینا چاہیے، یعنی اِس کا اِتنا مُطالعہ کریں کہ یاد ہو جائے، کیونکہ ایمان کی حفاظت سب سے اَہم کام ہے۔ اس کتاب کا مُطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ ایمان کی حفاظت کا ذہن بنے گا اور اِس طرح کے مسائل کا عِلم حاصل ہو گا۔

شادی کارڈ پر اللہ رسول کا نام

سُوال: اکثر لوگ شادی کارڈ پر اللہ اور محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام لکھتے ہیں، لیکن جن کے گھروں میں کارڈ جاتا ہے وہ اس کا اَدب نہیں کرتے، اِس بارے میں راہ نُمائی فرما دیجئے۔ (محمد شاہد۔ سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: اب تو ہر دِینی یا دُنیاوی کتاب، latter (یعنی خط) وغیرہ بلکہ ہر چیز میں اللہ رسول کا نام لکھا ہوتا ہے۔ ہر مُسلمان جانتا ہے کہ اللہ رسول کے نام کا ادب کس طرح کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شادی کارڈ پر اللہ و رسول کا نام لکھتا ہے اور جن کے گھر وہ کارڈ جاتا ہے وہ اس کا اَدب نہیں کرتے تو اس میں لکھنے والے کا کوئی قُصور نہیں ہے۔ لکھنے والے کو ایسا لکھنے سے روک بھی نہیں سکتے، ورنہ لوگ تنقید کریں گے کہ اس نے اللہ رسول کا نام نہیں لکھا، حالانکہ اللہ کی رحمت سے ہی تو شادی ہو رہی ہے۔ ہمارے یہاں یہ طے ہوتا ہے کہ شادی کارڈ پر اللہ رسول کا نام لکھنا ہے، اس لئے ہر شادی کارڈ کا ادب کرنا چاہیے۔

سب سے افضل دُرُود

سُوال: کیا بڑے دُرُودِ پاک کی فضیلتیں چھوٹے درود میں بھی ملتی ہیں؟ (حسین۔ سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

1 ...... بہار شریعت، ۲/ ۴۶۲، حصّہ: ۹۔ فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۲۵۰۔

2 ...... **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** یہ کتاب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ہے جس کے 675 صفحات ہیں۔ اِس کتاب میں مختلف چیزوں کے مُتعلق بولے جانے والے کُفریہ کلمات کی مثالیں، سُوال و جواب کی صورت میں اُن کا حکم، تجدیدِ ایمان و تجدید نِکاح کا طریقہ اور کافر کو مسلمان کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ ہر مسلمان مرد و عورت کو اپنے اِیمان کی حِفاظت کے لئے اِس کتاب کا مُطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

جواب: فضیلت کا دار و مدار چھوٹے یا بڑے درودِ پاک پر نہیں ہے۔ البتّہ دُرُودِ ابراہیمی کے بارے میں آیا ہے کہ ”سب سے افضل دُرُود یہ ہے“[1] تو ہم اس کے علاوہ کسی دُرُودِ پاک کو اس سے افضل نہیں کہہ سکتے۔ باقی دُرُودِ پاک کے بے شمار صیغے ہیں، جو صیغے شریعت کے مطابق ہیں وہ پڑھیں گے تو ثواب بھی ملے گا۔

مال پر قبضے سے پہلے آگے بیچ دینا کیسا؟

سُوال: ہم باہر ملک سے مال منگواتے ہیں، کیا اس مال کے آنے سے پہلے یعنی اس کا قبضہ لینے سے پہلے اس مال کو آگے بیچ سکتے ہیں؟ (محمد مزّمل۔ موبائل مارکیٹ، صدر، کراچی)

جواب: جو سُوال آپ نے کیا ہے اِس صورت میں جب تک خریدار یا اُس کے وکیل (یعنی خریدار کے نمائندے) کا قبضہ نہ ہو جائے، مال آگے نہیں بیچا جاسکتا۔[2] یہ ”بَیْعٌ قَبْلَ الْقَبْض“ (یعنی قبضے سے پہلے کسی چیز کا سودا کرنا) ہے اور حدیثِ مبارکہ میں چیزوں کو خریدنے کے بعد قبضے سے پہلے آگے بیچنے سے کُھلے لفظوں میں منع فرمایا گیا ہے۔[3] ایسی بیع فاسد ہوتی ہے یعنی یہ بیع درست نہیں ہو گی۔[4] خریدار اور جسے وہ آگے بیچ رہا ہے دونوں گناہ گار ہوں گے۔ اگر ایسی بیع یعنی ایسا سودا کرلیا ہے تو دونوں پر لازم ہے کہ اس بیع کو فسخ (یعنی اس سودے کو ختم) کردیں۔[5] اس معاملے میں ناجائز اور گناہ سے بچنے کی ایک صورت یہ ہے کہ وعدۂ بیع کرلیں، وہ اس طرح کہ خریدار نے آگے جسے بیچنا ہے اس سے یوں کہہ دے: ”جب میرا مال میرے قبضے میں آجائے گا تو اتنی قیمت پر آپ کو اتنا مال دے دوں گا۔“ اس صورت میں کوئی

---

1. اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سب دُرُودوں سے افضل دُرُود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۱۸۳)
2. درمختار مع ردالمحتار، کتاب البیوع، فصل فی التصرف فی المبیع والثمن... الخ، ۷/ ۳۸۳-۳۸۴ ملخصاً۔
3. حضرتِ سیِّدُنا حکیم بن حزام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسولَ الله! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس کوئی شخص آتا ہے اور مجھ سے کوئی چیز خریدنا چاہتا ہے، وہ چیز میرے پاس نہیں ہوتی (میں بیع کردیتا ہوں) پھر بازار سے خرید کر اُسے دیتا ہوں۔ فرمایا: ”جو چیز تمہارے پاس نہ ہو اُسے بیع نہ کرو۔“ (ابو داؤد، کتاب الاجارۃ، باب فی الرجل یبیع مالیس عندہ، ۳/ ۳۹۲، حدیث: ۳۵۰۳)
4. ردالمحتار، کتاب البیوع، فصل فی التصرف فی المبیع والثمن... الخ، ۷/ ۳۸۳۔
5. درمختار، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ۷/ ۲۹۳۔

حرج نہیں ہو گا، کیونکہ جب قبضہ ہو جائے گا تبھی یہ سودا ہو گا۔ اس مسئلے میں مزید آسانی کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جس ملک یا شہر سے مال خریدا ہے وہاں کسی کو وکیل (یعنی نمائندہ) بنادیں کہ میرے مال پر میری طرف سے قبضہ کرلو، وہ قبضہ کرنے کے بعد اپنی طرف سے بطورِ وکیل خریدار کی طرف مال روانہ کردے، اب اس وکیل کے قبضہ کرنے کے بعد اس مال کا مالک آگے بیچ سکتا ہے، کیونکہ وکیل کا قبضہ خریدار کا قبضہ ہے۔[1] فقہی روشنی میں ”بَیۡعِ قَبۡلَ الۡقَبۡض“ (یعنی قبضے سے پہلے بیع) کا ناجائز ہونا منقولی (یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کی جانے والی) چیزوں کی بیع کے ساتھ خاص ہے،[2] مثلاً موبائل فون بیچے جو ایک جگہ سے دوسری جگہ Move کئے جاسکتے ہیں، تو ان چیزوں میں ”بَیۡعِ قَبۡلَ الۡقَبۡض“ جائز نہیں ہے۔ غیر منقولی اشیا (جو ایک جگہ سے دوسری جگہ Move نہیں ہو سکتیں) جیسا کہ مکان، زمین یا دُکان وغیرہ تو اُس میں ”بَیۡعِ قَبۡلَ الۡقَبۡض“ (یعنی قبضے سے پہلے بیچنا) جائز ہے۔[3]

کیا ذکر و اَذکار کی آواز خود سننا ضروری ہے؟

سُوال: ہم جو ذِکر و اَذکار کرتے ہیں اُن کی آواز ہمیں سنائی دینا ضروری ہے؟ یا دِل میں پڑھنے سے بھی اَجر و ثواب مل جائے گا؟

جواب: اَذکار کے بارے میں یہ ہے کہ اِتنا تلفّظ کرے کہ کان سے سن لے۔ بعض اَذکار قلبی بھی ہوتے ہیں، جیسے دُرُود شریف زبان سے پڑھا جاتا ہے، لیکن دِل میں پڑھنے کے بھی مواقع ہوتے ہیں، مثلاً جُمعہ کا خطبہ ہو رہا ہو اور اس میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ مبارک آئے تو زبان سے دُرُودِ پاک پڑھنا منع ہے،[4] اُس وقت دِل میں پڑھ لیا جائے۔ عام طور پر جو تسبیح پڑھ رہے ہوتے ہیں تو اسے زبان سے پڑھنا ہوتا ہے، اِس لئے جب زبان سے پڑھیں گے تب ہی پڑھنا کہلائے گا۔ نمازوں میں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے، کیونکہ نماز میں جتنی قراءت فرض ہے اتنی اپنے کانوں سے سننا

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۲/ ۱۸۰، حصہ: ۱۴۔

2 ...... دُرِّ مختار مع رد المحتار، کتاب البیوع، فصل فی التصرف فی المبیع والثمن... الخ، ۷/ ۳۸۴۔

3 ...... دُرِّ مختار، کتاب البیوع، فصل فی التصرف فی المبیع والثمن... الخ، ۷/ ۳۸۳۔

4 ...... رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب فی المواضع التی تکرہ فیہا الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۲۸۲۔

ضروری ہے۔[1] البتّہ اگر شور کی وجہ سے قراءت کی آواز دَب گئی یا خود سُن نہیں پاتا اور شِنوائی (یعنی سننے کی طاقت) میں کوئی کمزوری آگئی ہے تو حَرَج نہیں، کیونکہ وہ مخارِج کے ساتھ اتنے حُروف تو اَدا کر رہا ہے جتنے نماز میں فرض ہیں، اگر یہ شور شرابا نہ ہوتا تو اپنے کان سے بھی سُن لیتا۔

کیا بھولنا بھی اللہ کی نعمت ہے؟

سُوال: "بُھول اللہ کی نعمت ہے" ایسا کہنا کیسا؟

جواب: بہت سی صُورتیں ایسی ہیں جن میں بُھول جانا نعمت ہے، جیسے کسی نے ہمارے ساتھ بد سُلوکی کی اور ہم بُھول گئے تو یہ نعمت ہوئی، کیونکہ اگر بد سُلوکی یاد رہ جاتی تو اُس سے خار کھاتے رہتے، اُس کی بُرائیاں کرتے رہتے اور اُس سے اِنتقام لینے کی ٹوہ میں رہتے کہ جب موقع ملے گا، نہیں چھوڑوں گا۔ بعض اوقات بچّوں کو ڈانٹ ڈَپٹ کرتے ہوئے نہ جانے کیا کیا بول دیتے ہیں اور بچّے بُھول جاتے ہیں، یہ بُھولنا بھی نعمت ہے، ورنہ اگر بچّہ نہ بُھولے اور وہ بھی خار بازی کرے تو ماں باپ کو پورا کر دے۔ جانور کا حافظہ بھی بہت کمزور ہوتا ہے، جب بکرا بندھا ہوا تھا تو بکرے کو ڈانڈ امارا تھا، اگر وہ یاد رکھے اور بھولے نہیں تو جب یہ کُھلے گا اور ڈنڈے کا بدلہ سینگ سے لے گا تو کیسا لگے گا!! ایسی اور بھی صُورتیں ہیں جن میں بندہ بُھول جاتا ہے تو فائدہ ہوتا ہے۔ ترمذی شریف میں حدیثِ پاک موجود ہے کہ "حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْهِ السَّلَام بُھول کر درخت سے کھا گئے، لہٰذا اِن کی اولاد بُھولنے لگی، حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْهِ السَّلَام سے خطا ہوئی تو اِن کی اولاد خطائیں کرنے لگی۔"[2] اس حدیثِ مبارکہ کی شرح مرآۃ المناجیح میں کچھ اس طرح ہے: "یعنی آدم عَلَیْهِ السَّلَام سے درخت کی تعیین میں اجتہادی خطا ہوئی اور وہ سمجھے کہ ربّ نے خاص اس درخت کے پھل سے منع فرمایا ہے اور میں دوسرے درخت سے پھل کھا رہا ہوں، حالانکہ ممانعت جنسِ درخت سے تھی، یا وہ سمجھے کہ مجھے کھانے سے منع نہیں کیا گیا، بلکہ قریب جانے سے منع کیا ہے۔ وہی خطا اور نِسیان آج تک انسانوں میں چلی آرہی ہے۔"[3]

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۵۱۲، حصّہ: ۳۔

2 ...... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الاعراف، ۵/ ۵۳، حدیث: ۳۰۸۷۔

3 ...... مرآۃ المناجیح، ۱/ ۱۱۷-۱۱۹۔

”اللہ پاک ہمیں بھول گیا“ کہنا کیسا؟

سُوال: ”اللہ پاک ہمیں بھول گیا“، ایسا کہنا کیسا؟(عباد علی۔SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اَسْتَغْفِرُ اللہ! ”اللہ ہمیں بھول گیا ہے“ ایسا کہنا کفر ہے۔[1] اللہ پاک بھول سے پاک ہے، اللہ پاک بھولتا نہیں ہے کیونکہ قرآنِ پاک کی آیتِ مبارکہ ہے: ﴿لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَ لَا یَنْسَى﴾[2] (ترجمۂ کنزالایمان: میرا رب نہ بہکے نہ بھولے)۔

نماز کے سجدے کے اندر اردو میں دعا کرنا کیسا؟

سُوال: کیا نماز کے سجدے میں اُردو میں دُعا کی جاسکتی ہے؟(توصیف۔SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: (اس موقع پر مفتی حسان صاحب نے فرمایا:) نماز میں جو دُعا کی جائے گی وہ عَرَبی زبان میں ہوگی[3] اور صرف وہی دعا مانگی جائے گی جو اللہ سے مانگی جاسکتی ہے۔ لوگ جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے سُوال کرتے ہیں وہ نہیں کیا جاسکتا۔[4]

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”فیضانِ نماز“[5] میں سجدے کا پورا Chapter (یعنی باب) ہے اس کا مطالعہ کرلیا جائے۔ شکرانے کا سجدہ جو نماز کے علاوہ ہو اس میں غیر عربی میں بھی دُعا کرسکتے ہیں۔[6]

---

1 ......فتاویٰ ھندیة، باب فی احکام المرتدین، مطلب وموجبات الکفر انواع، ۲/۲۵۹۔

2 ......پ۱۶، طٰہٰ: ۵۲۔

3 ......ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب فی الدعا بغیر العربیة، ۲/۲۸۵۔

4 ......نماز میں ایسی دعائیں جائز نہیں جن میں ایسے الفاظ ہوں جو آدمی ایک دوسرے سے کہا کرتا ہے، مثلاً یہ کہے: ”اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیْ“ یعنی اے اللہ! میری شادی کروادے۔(بہار شریعت، ۱/۵۳۵، حصہ:۳ماخوذاً)

5 ......**”فیضانِ نماز“** یہ کتاب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ”فیضانِ سنّت“ جلد سوم کا ایک باب ہے۔ اس کے 600 صفحات ہیں۔ اس کتاب میں نماز پڑھنے کے ثوابات، پانچ نمازوں کے فضائل، جماعت کے فضائل، مسجد کے فضائل، سجدے کے فضائل، خشوع و خضوع سے نماز پڑھنے کے فضائل، نماز نہ پڑھنے کے عذابات، عاشقانِ نماز کی 86 حکایات اور نماز کے متعلق بہت سے مسائل اور احکامات کو بیان کیا گیا ہے۔(شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

6 ......فیضانِ نماز، ص۲۵۶۔

گھر میں انتقال کی وجہ سے رَبِیْعُ الْاَوَّل کا چَراغاں نہ کرنا کیسا؟

سُوال: صفر المظفّر کے مہینے میں اگر کسی کے گھر میں انتقال ہوا ہو تو کیا وہ جشنِ ولادت کی خوشی میں رَبِیْعُ الْاَوَّل کے مہینے میں چَراغاں کر سکتا ہے؟ (آصف عطاری۔ سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: کسی کے انتقال پر سوگ تین دن کا ہوتا ہے،[1] تین دن کے بعد سوگ ختم ہو جاتا ہے۔ چَراغاں تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کی نیت سے کیا جاتا ہے۔ اِس لئے چَراغاں کرنے میں کیا حَرَج ہے؟ البتّہ عوام کی تَنْفِیر کا خیال رکھا جائے کہ اگر عوام کُڑکُڑ کرتی ہو یا خاندان میں فساد یا بگاڑ پیدا ہو تو پھر احتیاط کی جائے، لیکن چَراغاں کو ناجائز نہ سمجھا جائے۔ چَراغاں کرنا کوئی فرض وواجب نہیں ہے، بلکہ مستحب کام ہے۔ البتّہ بَقَر عید ہو اور قربانی واجب ہونے کے باوجود خاندان والے کہیں کہ ”قُربانی نہ کرو، میّت ہو گئی ہے، پہلی عید ہے“ تو ان کی بات نہیں مانی جائے گی، کیونکہ قُربانی کرنا واجب ہے۔[2] اگر خاندان والے ناراض ہوتے ہیں تو آدھی روٹی کم کھالیں۔

❀❀❀

1 بخاری، کتاب الجنائز، باب حد المراۃ علی غیر زوجھا، ۱/۴۳۳، حدیث:۱۲۸۱۔

2 فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الاضحیۃ، الباب الاول، ۵/۲۹۲۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرودِ شریف کی فضیلت	1	حلوائی کے کاریگر کا مٹھائیوں کا میوہ کھانا کیسا؟	13
کیا درخت میں خون ہوتا ہے؟	1	مالی اور کھٹّے انار	13
انسان اپنی مایوسی کیسے دور کرے؟	2	ماہِ میلاد کا اِستقبال کیسے کریں؟	14
چھوٹے کاموں پر بھی اِنْ شَآءَ اللہ کہنا چاہیے	3	ڈبّا پیک موبائل واپس لینے میں قیمت کم کرنا کیسا؟	16
ٹھیے سے دُکان اور دُکان سے فیکٹری کی تمنّا کرنا کیسا؟	4	مور کا گوشت کھانا کیسا؟	17
عورتوں کا نعلِ پاک لگانا کیسا؟	5	مریض یا ڈاکٹر کا بیماری میں مبالغہ کرنا کیسا؟	17
”عَبْدُالْمَعْبُود“ کو صرف ”مَعْبُود“ کہہ کر پکارنا کیسا؟	5	پسینے اور بدبو والے کپڑوں میں نماز پڑھنا کیسا؟	19
بچّے کے پیدائشی بال نہ کٹوانا کیسا؟	6	”اللہ پاک اوپر ہے“ کہنا کیسا؟	20
اَذان دینے کے مستحب مواقع	6	شادی کارڈ پر اللہ رسول کا نام	21
کورونا وائرس سے حفاظت کے لئے اَذان	7	سب سے افضل دُرود	21
موت، اچھوں بُروں سب کو آنی ہے	8	مال پر قبضے سے پہلے آگے بیچ دینا کیسا؟	22
کیا حرام جانور کا نام لینے سے 40 دن تک نماز قبول نہیں ہوتی؟	9	کیا ذکر و اَذکار کی آواز خود سننا ضروری ہے؟	23
مسلمان ماہر طبیب کے کہنے پر روزہ توڑ دینا کیسا؟	9	کیا بھولنا بھی اللہ کی نعمت ہے؟	24
نماز کی حالت میں عمامہ پر نقشِ نعلِ پاک لگانا کیسا؟	10	”اللہ پاک ہمیں بھول گیا“ کہنا کیسا؟	25
میلاد کے موقع پر کیک کاٹنے کو حرام کہنا کیسا؟	10	نماز کے سجدے کے اندر اردو میں دعا کرنا کیسا؟	25
ہر ہفتے یومِ ولادت مناتے	11	گھر میں انتقال کی وجہ سے ربیعُ الاوّل کا چَراغاں نہ کرنا کیسا؟	26

ماخذومَراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفٰی	مطبوعات
قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
ابوداؤد	امام ابو داود سلیمان بن الاشعث الازدی سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
حلیۃ الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
اللہ والوں کی باتیں (مترجم)	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	علامہ محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ ھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دارالفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
شمائل محمدیۃ	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
غیبت کی تباہ کاریاں	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہل سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضانِ نماز	امیر اہل سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ’’**غوروفکر**‘‘ کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ’’مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔‘‘ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ’’**مَدَنی انعامات**‘‘ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ’’**مَدَنی قافلوں**‘‘ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net